VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2020 ISSN(e): 2309-6519;ISSN(p): 2411-6327
Volume 8, Number 1, January-December, 2020 pp. 95–103

# متونِ حدیث کی تنقید : علامہ البانی ؒ کے منہج پر شیخ شعیب الارناؤطؒ کے اعتراضات کا تنقیدی جائزہ

# ALBANI'S METHODOLOGY IN TEXTUAL ANALYSIS OF HADITH: AN ANALYSIS OF SHEIKH SHOAIB AL-ARNAOOT'S CRITICISM ON ALBANI

[1]MUHAMMAD AYUB, [1]MUHAMMAD AKRAM AND [2]MUHAMMAD JAN
Department Islamic Studies, Gift University, Gujranwala, Punjab (Pakistan)
Department of Islamic Studies, International Islamic university Islamabad
m.janakhoonzada@gmail.com

ABSTRACT: *Debate is that, Allama Shoaib (R.A) criticism (that Allama Albani not focus on three Hadith) is wrong. Because the translation of Hadith he presented as logic is basically called "Husn". Not only Allama Albani (R.A) even other number of Scholars are agree on this. Allama Shoaib (R.A) completely denies the compliance of Tarjih-o-Tatbig that is incorrect. So to don't any Sahih Hadith that oppose other Sahih Hadith is not good it. Tatbig-o-taufeeq possible on both Side. This is the rule of Scholars. Try to Tatbig-o-tuafiq in oppose Ahadith due to this rule Hafiz ibn-qasoem (R,A) narrate more 8 "Mulk" So the point of Allama Shoaib three (3) Ahadith is incorrect. Review comments on criticism (Made By Allama Shoaib on Albani R,A) in 3 Ahadith*.
Keywords: Quran, Hadith, Quranic Sciences, Hadith Sciences, Criticism

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اور اس ضابطۂ حیات کا بنیادی منبع قرآن کریم اور احادیث رسولﷺ ہیں۔ قرآن کریمؑ ایک مجمل وجامع متن اور احادیث اس کی شرح وتفصیل ہیں۔ قرآن کریم کی دو حیثیتیں ہیں: ایک علمی، دوسری عملی۔ علمی حیثیت سے قرآن مجید سمجھنے کے لیے اگر ہمیں ایک معلِم کی ضرورت ہے، تو عملی حیثیت سے قرآن مجید کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے ہمیں ایک اسوۂ حسنہ کی بھی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے قرآن کریم کی جامعیت کے تقاضے کے تحت ہم تعلیم نبویﷺ کے ساتھ ساتھ اسوہ نبیﷺ کے بھی محتاِج ہیں۔ قرآن چونکہ ایک جامع کتاب ہے اس لیے اس کے نقشۂ عمل کو بھی جُامع تر بنایا گیا ہے۔ قرآن کریم کے ہر چھوٹے بڑے عمل کی ایک مکمل تصویر اس نقشے میں اجاگر کر دی گئی ہے۔ قرآنِ کریم میں اگر نماز، روزہ، حج اور زکاۃ کے احکام ہیں تو اسوہ نبویﷺ میں اس کا مکمل عملی نقشِہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے امامت و خلافت، غزوات وُ جہاد، نظم و نسق، ازدواجی زندگی، باہمی معاملات اور صلحِ و جنگ جیسے مسائل کی نشان دہی کرنا تکمیل انسانیت کے لیے ضروری سمجھا تو ان مسائل کی جملہ نزاکتوں کو اسوہ حسنہ میں سمو دیا گیا، حتِی کہ اس عملی نقشے میں انسانی زندگی کے معمولی معمولی گوشوں، مثلاً بول و براز،طعام و شراب ، رفتار و گفتار اور نیند وبیداری تک کے امور واضح کر دیے گئے ہیں۔ بلکہ انسان کی تمام عادتیں، سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، بولنا سننا، کھانا پینا، کاروبار، تجارت، صنعت و حرفت، محنت و مزدوری، لین دین، معاملات، خوشی و غمی، انفرادی واجتماعی زندگی اس میں شامل ہیں۔

اللہ تعالی نے اپنی محبت کو نبی اکرم ﷺ کی اتباع سے مشروط کیاہے، اور اپنی اطاعت کے ساتھ حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے:

﴿ قُلْ انْ كُنْتُم تُحِبون اللّهَ فَاتَّبِعُونِيْ يُحْبِبكُمُ اللّهُ و يغفر لِكُمْ ذنُوبكُمْ واللّهُ غفُور رحيمٌ 0 قُلْ اَطيعُوا اللّهَ والرسولَ فَانْ تَولوا فَانَّ اللّهَ لا يُحِبُّ الكٰفرِينَ ﴾ (1)

"آپ فرمائیے کہ اگر تم واقعی اللہ تعالی سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، تب اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگےٰ گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے

گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ آپ فرمائیے تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کفر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔‘‘

نیز فرمایا:

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (2)

(جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی پیروی کی۔)

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (3)

(آپ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں اور آپ جو فیصلہ کر دیں، اس سے اپنے دلوں میں تنگ نہ ہوں، بلکہ اسے خوشی سے تسلیم کر لیں، تب تک مومن نہیں ہوسکتے۔)

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (4)

(جو لوگ آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انھیں ڈرنا چاہیے مبادا ان پر کوئی آفت ٹوٹ پڑے یا وہ تکلیف دہ عذاب سے دو چار ہو جائیں۔)

حدیث مخالف فتنوں کو جڑ سے اُکھیڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حفاظت قرآن و حدیث کا وعدہ پورا کرتے ہوئے ان محدثین کو پیدا کیا جنھوں نے اس مقصد کے حصول کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کیا، اور دور دراز علاقوں کے سفر کیے اور روایات کے اخذ و قبول اور روایت و درایت کے مختلف اصول و شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے احادیث کو بالا سناد جمع کرنے کا اہتمام کیا۔ ان محدثین میں امام حضرت عبد اللہ بن مبارک (م 181 ھ ) سفیان بن عیینہ (م 197ھ) عبد الرحمن بن مہدی (م 198 ھ ) یحییٰ بن سعید القطان (م 198 ھ ) یحییٰ بن معین (م 233 ھ ) علی بن مدینی (م 234 ھ ) احمد بن حنبل (م 241ھ ) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری (م 256 ھ ) اورامام مسلم 261ھ جیسے عبقری لوگ شامل ہیں۔محدث ابن حبان م 345ھ نے ایک کتاب ’’فی اوہام اصحاب التاریخ‘‘ کے نام سے اجزاء میں تیار کی جس میں رجالِ حدیث کے احوال کھول کر رکھ دیے۔ حافظ عماد الدین ابن کثیرؒنے ’’التکمیل في معرفة الثقات والضعفاء والمجاهیل‘‘ مرتب کی اور رواۃ حدیث کو ضعف اور ثقاہت کے حوالہ سے نمایاں طور پر واضح کر دیا۔

علامہ ناصر الدین البانی ؒ پر علمی تنقید کا ارتقاء

تنقید اللہتعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ بہترین صلاحیت ہے، جس کی بنا پر انسان میں کھرے کھوٹے کی تمیز پیدا ہوتی ہے۔ معاشرے میں اسی کی بدولت اعلیٰ اقدار کا فروغ ہوتا ہے۔ علم کی دنیا میں یہ ریت ہے کہ ہر نیا آنے والا شخص اپنے ما قبل علمی کام کا جائزہ لیتا ہے اور اس میں پائی جانے والی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا علمی رجحان ہے، جس کے تحت وجود میں آنے والا ادب زمانے کے حالات و واقعات کے ساتھ منطبق ہو جاتا ہے، جس سے معاشرہ میں فکر رسا پروان چڑھتی ہے، لوگوں میں غلط و درست کی تفہیم پیدا ہوتی ہے۔

علامہ محمد ناصر الدین البانیؒ کا شمار انھی شخصیات میں ہیں، جنھوں نے احادیث ورواۃ اورکتب ومتون کی صحت وضعف پر نظر ثانی کی اور اس پورے عمل میں متقدمین کے منہج اسلوب اور ان کی آراء سے بڑے پیمانے پر اختلاف کیایوں ازسر نو ضعیف وموضوع احادیث پر "سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة واثرها السیئ فی الامة " اور صحیح احادیث پر سلسلة الاحادیث الصحیحة و شیئ من فقهها وفوائدها" کے نام سے عظیم ضخیم موضوعات تیار کیے۔

علامہ البانی ؒ کے افکار پر ان کی حیات میں ہی علمی تنقید کا سلسلہ شروع ہوا، جو آج تک جاری ہے۔ ان کے بڑے ناقدین میں سے مصر کے معروف عالم علامہ محمود سعید ممدوح[5]،پروفیسر ڈاکٹر علی عبدالباسط مزید[6]، علامہ عبداللہ بن صدیق الغماری[7]،حسن علی سقاف[8]،علامہ اسماعیل بن محمد انصاری[9]،شیخ عبد الفتاح ابوغدہ[10]،برصغیر کے معروف محدث حبیب الرحمن اعظمیؒ[11]،استاد ابو اللیث خیر آبادی[12]،اسعد سالم تیم[13]،بدر الدین حسن دیاب الدمشقی[14]،علامہ حمود بن عبداللہ التویجری[15]،العلامہ عبداللہ بن محمد الدرویش[16] قابل ذکر ہیں۔

شیخ شعیب الارناووط کی علامہ البانی پر تنقید
شیخ شعیب الارناووط ؒ(المتوفی2016ء)فرماتے ہیں: ومن ثم صحح احادیث کثیرۃ للعلماء کلام فی متونھا[17]،انھوں نے ایسی بہت سی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے جن کے متون پر علماء کو کلام ہے۔ اس حوالے سے پہلی حدیث ذکر کرتے ہیں،عبد اللہ بن مسعود ؓسےروایت ہے: الوائدۃ والموؤدۃ فی النار[18]"گاڑنے والی اور جس کو گاڑا گیا یہ دونوں دوزخ میں ہوں گے"۔اسی مضمون کی ایک اور روایت صحیح الجامع الصغیرسے نقل کی ہے۔انھی الفاظ کےساتھ عبد اللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے: ھی الوائدۃ والموؤدۃ فی النار[19]،گاڑنے والی اور جسے گاڑا گیا یہ دونوں دوزخ میں ہیں۔کہا گیا ہے کہ یہ حدیث قرآنی آیت: واذا الموؤدۃ سئلت بأیّ ذنب قتلت[20]،''کہ جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی تھی'' کے صراحتاًخلاف ہے[21]۔
شیخ الارناووط کی تنقید کا علمی جائزہ
یہ وہ احادیث ہیں جن کو علامہ البانی ؒ کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی صحیح کہا ہے۔ یہ حدیث عامر بن شعبی ؒ نے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا،قال رسول اللہ ﷺ الوائدۃ و الموؤدۃ فی النار[22]''بچے کو زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن ہونے والی (دونوں)آگ میں ہیں''۔
اسی طرح یہی روایت انھی الفاظ کے ساتھ: الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان میں ہے: عن عامر قال قال رسول اللہ ﷺالوائدۃ والموؤدۃ فی النار [23](بچے کو زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن ہونے والی (دونوں) آگ میں ہیں۔
یہی روایت ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی میں (المتوفیٰ:360ھ) نے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدۃ سے روایت کی ہے[24]۔علامہ ابن حبان ؒ(م345ھ)کا اسے اپنی صحیح میں ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہے۔علامہ سیوطی ؒ (المتوفیٰ:911ھ)نے بھی اسے اپنی کتاب الجامع الصغیر میں حسن کہاہے[25]۔علامہ عبدالرؤف المناوی ؒ (م1031ھ) نے فیض القدیرشرح الجامع الصغیر میں فرمایا: رمز المصنف لحسنہ وھو کما قال او اعلیٰ[26]۔مصنف یعنی علامہ سیوطی ؒ نےاس کے حسن ہونے پر علامت لگائی ہے۔ اس کےعلاوہ یہی روایت مسلمہ بن یزید جعفی ؓ سے روایت ہے:

ان امنا کانت فی الجاہلیۃ تقری الضیف و تصل الرحم،ھل ینفعھا عملھا ذلک شیئا ؟ قال:لا قال فانھا وأدت اختالھا فی الجاھلیۃ لم تبلغ الحنث فقال رسول اللہ ﷺ الموؤدۃ والوائدۃ فی النار[27]

"ہماری والدہ ملیکہ جو جاہلیت میں مر گئیں ،اچھی خاتون تھی،صلہ رحمی اور مہمان نوازی کرنے والی تھی،کیا ان باتوں کا ان کی والدہ کوفائدہ ہوگا ؟آپﷺ نے فرمایا نہیں۔انہوں نے پوچھا ہماری ماں نے ہماری ایک بہن کو زندہ دفن کر دیا تھا، جو بلوغت کو نہیں پہنچی تھی،آپ نے فرمایا ''یہ زندہ دفن ہونے والی اور زندہ دفن کرنے والی دونوں آگ میں ہیں"۔

یہی روایت طبرانی میں ان الفاظ کےساتھ مروی ہے: ارایتم الوائدۃ والموؤدۃ فانھا فی النار[28]۔علامہ ابن عبد البر القرطبی ؒ(463ھ) نے فرمایا ہے: لیس لھذا الحدیث اسناد اقوی و احسن من ھذا الاسناد[29]یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے احسن اقویٰ اور کوئی سند نہیں۔
علامہ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (م807ھ)اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: رجالہ رجال الصحیح[30] "اس کے راوی الصحیح کےراوی ہیں''، بلکہ خود علامہ شعیب ؒ ( المتوفی2000ء) نے بھی مسند احمد کی تحقیق میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کےراوی ثقہ اور شیخین امام بخاریؒ اور امام مسلم ؒ کے راوی ہیں ۔سوائے داؤد بن ابی ہند کے وہ صرف صحیح مسلم کےراوی ہیں[31]۔
تحقیق سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ سند کےاعتبار سے یہ روایت صحیح ہے اور تنہا امام البانی ؒ ہی نے اسے صحیح نہیں کہا،البتہ علامہ شعیب ؒ کو اس کے متن میں نکارت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ

وہ احادیث جن میں المؤدۃ کے جنتی ہونے کا ذکر ہے وہ اس کے معارض ہیں[32]۔اور یہ حدیث قرآنی آیت : واذا الموؤودۃ سئلت کے خلاف ہے۔

تحقیق المسندمیں اس کےلیے حافظ شمس الدین ابن القیم (المتوفی751ھ) کی کتاب ''طریق الھجرتین وباب السعادتین '' کی طرف مراجعت کا اشارہ بھی دیاہے۔

یہ اعتراض دراصل حنفی اصول کے تناظر میں ہے کہ دو متعارض روایات میں اولاً نسخ ہے ۔ یہ شرط کہ دونوں میں سے کسی ایک کا تقدم و تاخر معلوم ہو جائے۔ثانیاً ترجیح ہے، اگر دونوں میں ترجیح کی کوئی صورت نہ ہو توثالثا دونوں میں تطبیق دی جائے گی،اگر تطبیق کی بھی کوئی سبیل نہ بن پائے تو دونوں کا حکم ساقط ہوجائے گا۔علامہ شعیبؒ نے یہاں بھی دو روایات میں تعارض کی بنیاد پر ترجیح کو مقدم کیاہے اور "موؤدۃ" کے جنتی ہونےکی روایت کو ترجیح دی ہے مگر محدثین کا اصول یہ ہے کہ وہ پہلے جمع و تطبیق کی کوشش کرتے ہیں ،اگر تطبیق نہ ہو تو دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں میں آ خری روایت کونسی ہے،یہ معلوم ہو جائے تو آخری روایت کو ناسخ قرار دیتے ہیں،اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو تیسری صورت راجح مرجوح کی ہے اگر ترجیح کی بھی کوئی سبیل نہ ہو تو توقف کرتے ہیں۔[33] علامہ محمد ناصر الدین البانیؒ محدثین کرامؒ کے مؤقف ہی کے امین ہیں ،وہ فرماتے ہیں:

لایجوزرد الحدیث الصحیح بمعارضۃ لما ھواصح منہ بل یجب الجمع والتوفیق بینھما۔[34]

صحیح حدیث کو رد کرنا اس سے اصح روایت کے تعارض کی بنا پر جائز نہیں بلکہ دونوں کے مابین جمع و توفیق ضروری ہے)۔

اسی اصول کی اتباع کرتے ہوئے علامہ البانیؒ نے دونوں احادیث جنھیں معارض بتلایاجارہاہے میں تطبیق کی کوشش کی ہے،اور فرماتے ہیں:۔

ثم ان ظاہر الحدیث :ان الموؤدۃ فی النار،ولولم تکن بالغۃ وھذا خلاف ما تقتضیہ نصوص الشریعۃ انہ لاتکلیف قبل البلوغ،وقد اجیب عن ھذا الحدیث باجوبۃ اقربھا عندی الی الصواب،ان الحدیث خاص بموؤدۃمعینۃ، وحِینَئِذٍ ف(ال)فی المؤدۃلیست للاسغراق،بل للعھد،ویؤیدقصۃ ابنی ملیکۃ،وعلیہ فجائز ان تلک المؤدۃ کانت بالغۃفلااشکال۔واللہ اعلم۔

(اس حدیث کا ظاہر تقاضا ہے کہ "موؤودۃ" آگ میں جائے گی اگرچہ وہ بالغ نہ بھی ہو،مگر یہ ظاہر مفہوم نصوص شریعت کےمنافی ہے کہ بلوغ سےپہلے کوئی احکام شریعت کا مکلف نہیں،چنانچہ اس حدیث کے مختلف جوابات دئے گئے ہیں۔میرے نزدیک ان جوابات میں سب سے زیادہ درست جواب یہ ہے کہ یہ حدیث خاص ''مؤودہ'' کے بارے میں ہے،المؤدوہ'' میں ''ال'' استغراق کےلیے نہیں بلکہ عہد ذہنی کے لیے ہے،اس کی تائید ملیکہ کے بیٹوں والی حدیث کے قصہ سے ہوتی ہے جو سلمہ بن یزید جعفی سےمروی ہے،اس لیےجائز ہےکہ وہ" مؤدوہ "بالغہ ہو۔اس حدیث پر اشکال رفع ہو جاتاہے۔)[35]

شیخ شعیبؒ الارناووط اس جمع و توفیق سے متفق نہیں۔علامہ شعیبؒ ترجیح کےاصول کو مقد م جانتے ہوئے یہ سب کچھ کہاہے، جبکہ علامہ البانیؒ نے محدثین کےاسلوب میں توفیق و تطبیق کی کوشش کی ہے۔شارحین حدیث نےاس کی اور توجیہات بھی ذکر کی ہیں۔مثلاً:ایک توجیہ یہ ہے کہ ''وائدۃ'' سے مراد ''دائیہ'' ہےجو دفن کرنے والی ہے اور ''المؤودۃ''سے '' المؤودۃلھا''یعنی اس کی ماں مرادہے۔

ایک اور توجیہ یہ بھی ہے کہ ''المؤودۃ''سے مراد خاص مدفونہ لڑکی ہے،وہ بالغہ ہو یا نابالغہ،نبی کریم ﷺ نے یہ بذریعہ وحی اس کے بارے میں اللہ کی قضا و قدر کی خبر دی ہے اور'' المؤودۃ '' میں ''ال'' استغراق کا نہیں خاص مؤودۃ کے بارے میں ہے۔

ان توجیہات کی تفصیل مندرجہ ذیل احادیث کی شروح میں موجود ہے''التنویر شرح الجامع الصغیر ،محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی[36] (المتوفی1181ھ)۔تحفہ الابرار شرح مصابیح السنہ ،ناصر الدین البیضاوی[37]۔شرح مصابیح السنہ ،ابن الملک الرومی،محمد بن عبد اللطیف بن عبد العزیز الکرمانی

الحنفی[38](المتوفی806ھ)۔المفاتیح فی شرح المصابیح ،حسین بن محمود بن حسن الزیدانی الکوفی (المتوفی727ھ) ۔[39]
یہ ان محدثین کی کتابیں ہیں جن میں اس مسئلے میں توجیہات کی تفصیل بیان کی ہے ۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ان تمام محدثین نے بھی ''المؤدۃ'' سے متعلق روایات کے بارے میں جمع و توفیق کی صورت ہی اختیار کی ہے اور یہی جمع و توفیق کا مؤقف علامہ البانی ؒ کا ہے ،وہ اس پہلو میں تنہا نہیں جس طرح علامہ شعیب ؒ کےکلام سے ظاہر ہوتاہے ،اس حدیث کے متعلق حافظ ا بن قیم ؒ(المتوفی751ھ) نے اپنی کتاب ''طریق الھجرتین وباب السعادتین [40] میں اولاً مشرکین کےبارے میں آٹھ مسلک بیان کیےہیں۔

1. توقف:وھو روایۃ عن ابی حنیفۃ وھو قول بعض السلف ۔ہمیں ان بچوں کےبارے علم نہیں ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں ۔دلیل "صحیحین "میں ابوھریرہ ؓ سے مروی ہے اللہ اعلم بما کانوں عاملین[41]،"اللہ ہی اسے بہتر جاننے ولاہے جو وہ عمل کرنے والے ہیں"۔نبی کریم ﷺ نے توقف اختیار کیاہے،ہم بھی توقف اختیار کریں گے،لیکن ہمارے لیے توقف نہیں ہے کیونکہ احادیث میں ظاہراً تعارض ہے اسے دور کرنا ہوگا۔
2. متکلمین اور اہل التفسیر کی ایک جماعت کا موقف ہےکہ وہ جہنمی ہیں ،خدیجہ ؓ سےروایت ہے انھا سالت رسول اللہ ﷺ عن ولدین ماتا فی الجاہلیۃ فقال ھما فی النار۔[42]
3. جنتی ہیں: کل مولود یولد علی الفطرۃ۔
4. بعض مفسرین فرماتے ہیں یہ اصحاب الاعراف ہیں ، نہ جنت میں جائیں گے نہ جہنم میں لیکن آخر میں جنت میں جائیں گے۔
5. اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دیں اگر چاہے تو ان پر رحم کرے گا۔
6. یہ جنتیوں کے خادم ہوں گے،مسند ابی یعلیٰ کی روایت سے استدلا کرتے ہیں:عن انس بن مالک سالت ربی االاھین من ذریۃ البشر ان لایعذبھم فاعطا نیھم۔[43]
7. یہ اپنے باپ کے تابع ہوں گے،بچوں کے فوت ہونے کے بعد اگر باپ مسلمان ہو گیا تو قیامت کے دن باپ کے ساتھ ہوں گے۔
8. یہ راجح قول ہے عند الجمہور جس میں علامہ شعیب ؒ کے موقف کے برعکس انہوں نے ابن قیم الجوزی نے اس مسلک و موقف کو ترجیح دی ہے کہ روز قیامت ان کا امتحان ہوگا بلکہ المؤدۃ اور ان تمام لوگوں کا جنہیں دعوت اسلام نہیں پہنچی امتحان ہو گا،ان کی طرف رسول بھیجا جائے گا جو ان کی اطاعت کریں گے جنت میں جائیں گے اور جو نافرمان ہوں گے جہنم میں جائیں گے ۔ابن قیم الجوزی(المتوفیٰ751ھ) فرماتے ہیں :وبھذا یتالف شمل الادلۃ کلھا وتتوافق الاحادیث[44]۔اس موقف سے تمام ادلہ باہم مل جاتی ہیں اور احادیث میں توفیق و تطبیق ہوجاتی ہے۔طریق الھجرتین ہی نہیں تہذیب التھذیب میں بھی ابن قیم (المتوفیٰ751ھ)نےاس صورت کو درست اور اعدل الاقوال قرار دیاہے[45]ھی فی النار مالم یوجد سبب یمنع من دخولھا النار[46]زندہ درگور بچی جہنم میں جائےگی جب جہنم میں جانے کاکوئی سبب مانع نہ ہوگا۔اور وہی سبب آخرت میں اس کا امتحان ہوگا۔نیز انہوں نے فرمایا ہے جب زندہ درگور کرنےوالی سے سوال ہوگا کہ بغیر استحقاق کے تم نے ایسا کیوں کیا ؟ اسےاس کےگناہ کی وجہ سے عذاب ہوگا تو مؤودہ کو بغیر گناہ کے کیسے عذاب ہوگا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی(المتوفی852ھ) ؒ نے لکھا ہے کہ

> " قیامت کے دن اہل فترت اور دیوانے لوگوں کا امتحان لیاجائےگا ان سے کہاجائے گا کہ تم خود کو جہنم میں ڈال دوں، جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے جہنم میں کود پڑے گا اس کے لیے وہ جہنم گل و گرزار بن جائے گی اور جو جہنم میں چلانگ لگانے سے انکار کردےگا اسے دوزخ کے حوالے کر دیا جائے گا"۔[47]

خلاصۂ بحث:

خلاصہ بحث یہ ہے کہ علامہ شعیب ارنؤوطؒ کا یہ اعتراض کہ علامہ البانیؒ متنِ حدیث پر توجہ نہیں دیتےدرست نہیں ،کیونکہ جس حدیث کے متن کو بطور دلیل پیش کیاگیا ہے ،اس کو حسن کہنے میں علامہ البانیؒ متفرد نہیں، بلکہ دیگر بہت سے محدثین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔علامہ شعیبؒ اس اصول کہ ترجیح تطبیق سے مقدم ہے کی پاسداری میں اعتراض کررہے ہیں، جو کہ درست نہیں،لہٰذا صحیح حدیث کو کسی اصح حدیث کے معارض ہونے کی وجہ سے رد کرنا جائز نہیں، جبکہ دونوں میں تطبیق وتوفیق ممکن ہو۔یہ محدثین کا اصول ہے، اس کو پیش ِنظر رکھتےہوئے علامہ البانیؒ ودیگر محدثین نے ان متعارض احادیث میں تطبیق و توفیق کی کوشش کی ہے۔ اس اصول کی صحت اور جامعیت کی وجہ سے "اولاد مشرکین"والی حدیث کے بارے میں محدثین و متکلمین سے حافظ ابن قیمؒ نے متعدد آٹھ مسلک بیان کئےلہٰذا علامہ شعیبؒ کا یہ دعویٰ درست نہیں کہ علامہ البانیؒ متن حدیث سے اعتنا نہیں کرتے۔

## مراجع ومصادر
## (References)

---

[1]سورة آل عمران: 3: 31-32

**Surah Aal-e-Imran:3:31-32**

[2]سورة النساء:4: 80

**Surah Al-Nisa:4:80**

[3] سورة النساء:4: 65

**Surah Al-Nisa:4:65**

[4]سورة النور:24: 63

**Surah Al-Noor:24:63**

[5]علامہ محمود سعید ممدوح،جامعہ ازہر،مصر میں حدیث کےاستاد ہیں۔اور البانیؒ کے بڑے نقاد ہیں اور انھو ں نے البانیؒ پر نقد کرتے ہوئےکتاب لکھی ہے۔التعریف باوھام من قسم السنن الی صحیح وضعیف۔یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے،یہ علامہ البانیؒ پر اپنی نوعیت کی مفصل تنقید ہے جس میں علامہ البانیؒ کی تصحیحات وتضعیفات کا تعاقب کیا گیا ہے۔تنبیہ المسلم الی تعدی الالبانی علی صحیح مسلم

[6]پروفیسر ڈاکٹر علی عبدا لباسط مزید،جامعہ ازھر کے مشہور اساتذہ میں ہیں،جنہوں نے علامہ البانیؒ کی تحقیقی علمی خدمات کا اعتراف کیا اور ان پر نقد کرتے ہوئے کتابیں لکھی ہیں۔"التعقبات الحدیثیۃ علی الشیخ الالبانی " **Al-Taaqubat-ul-Hadithisiyya ala al-Sheikh Albani** "،"لقطات ممّا وھم فیہ الالبانی من تخریجات وتعلیقات" **Laqatatu Mimma Wahama Feehil Albani Min Takhrijatin wa taliqatin**

"الشیخ البانی بین الحدیث والفقہ"

**Shiekh Albani Bain-al Hadith wa-al-Fiqh**

اس کتاب میں بھی علامہ البانیؒ پر تفصیلی رد ہے۔

[7]القول المقنع فی الرد علی الالبانی للعلامۃ عبدا للہ بن الصدیق الغماری

**Al qowalol moqna fir rada Alal Al Bani Lil Allama abdullah bin Siddique Al Ghumari**

،اس کتاب میں "غماریؒ" نے علامہ البانیؒ پر سخت تنقید کی ہےاور ضعیف احادیث پر عمل نہ کرنے کے متعلق امام البانیؒ کے موقف پر رد کیا ہے۔

- الرسائل الغماریۃ جزء فی الرد علی الالبانی،وبیان بعض تدلیسہ وخیانتہ

**Al Risayl Al Ghomaria Juz fil raddy Alal Albani, wa biyan Bazy Tadlisihi wa kheyanatihi**

- ارغام المبتدع الغبی بجواز التوسل بالنبی وا لرد علی الالبانی

**Irgamul Mubtadyl ghabiye bijawazul Tawassul bil Nabbiye Wal Raddy ala Albani**

- "الاعلام بان التصوف من شریعۃ الاسلام

- **Alalaam biannal tasawofa min shariaytaal islam**

- " یہ معروف عالم دین محدث شیخ عبدا للہ الغماریؒ کی کتاب ہے ۔شیخ عبداللہ الغماریؒ تصوف کی طرف زیادہ مائل تھے،مغرب میں کبار علماء سے استفادہ کیا ،ان میں ان کے بڑے بھائی علامہ احمد الغماریؒ بھی شامل ہیں۔58کتابوں کے مصنف تھے،1993ء"طبحہ "میں فوت ہوئے۔رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ

[8]مفصل اور افراط پر مبنی تنقیدات معروف اردنی عالم حسن بن علی سقاف نے کی ہے،موصوف فکر منہج سلف کے خلاف غالی نظریات کے حامی ہیں۔

- تناقضات الالبانی الواضحات فی ماوقع لہ فی تصحیح الاحادیث وتضعیفھا من اخطاء وغلطات۔
- **Tanaqozaat ul bani alwazihat Al Wazhat fi ma Waqaa Lahu fe tasheehil Ahadith wa tazeefiha min Akhtaae wa ghiltaatin**
- قاموس من شتائم الالبانی۔

**Qamooson min shataimil albani**

- مجموع رسائل سقاف

**Majmooe Risayla Saqqaf**

- التنکیل بما فی کتب الالبانی من التناقضات والا باطیل

**Al tankilo bima fe kutubil Albani mina t tanaquzaty Wal Batily**

[9]اسی طرح عرب کے مشہور عالم دین شیخ اسماعیل بن محمد انصاریؒ نے امام البانیؒ پر سخت تنقید کی اور کتابیں لکھی۔

- تعقب لبعض اغلاط الالبانی

**Taaqiba l baz Aghlat Albani**

- تعقبات علی سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ، للالبانی

**Taaqubat Ala silsila tul Ahadith al zaeefat Wal mozooat ul Albani**

- تصحیح حدیث صلاۃ التراویح عشرین رکعۃ ،والرد علی الالبانی فی تضعیفہ

**Tasheeho hadith Salaty l taravih Ashrina rakatn, walraddo alal Albani fe tazeefihe**

- نقد تعلیقات الالبانی علی شرح العقیدہ الطحاویۃ

**Naqdo Taaliqaatul Albani Ala sharhyl al Aqeedatyl tahaweeya**

[10]شیخ عبد الفتاح ابو غدہؒ البانیؒ کے سخت ناقد تھے،جنہوں نے مختلف فقہی مسائل میں ہمیشہ البانیؒ کی مخالفت کی اور دونوں کےدرمیان تنقیدات کا یہ سلسلہ جاری رہا اور شیخ عبد الفتاح ابو غدہؒ نے علامہ البانیؒ کے بارے میں کتابیں لکھیں۔

- کلمات فی کشف اباطیل وافتراءات وھی رد علی اباطیل ناصر الدین الالبانی

**Kalimatn fe kashfe Abatily wa iftaraatun wahiya raddun ala abatily Nasir u din albani**

- خطبۃ الحاجۃ لیست سنۃ فی مستھل الکتب والمؤلفات۔

**Khutbat ul hajaty lysat sunnatn fe mustahylil kutubi wal muallafaty**

- علامہ حبیب الرحمنؒ نے "الالبانی شذوذہ واخطاءہ **Al Albaniyyo shozozoho Wa akhtaoho**"

کتاب لکھی۔ علامہ البانیؒ کے دو شاگردوں نے علامہ سلیم ہلالی اور علامہ حسن حلبی نے دو جلدوں میں اس کتاب کا جواب"الرد العلمی علی حبیب الرحمن الاعظمیٰ "

**Al Raddul Ilmiyo Ala habib Al rehman al azamiye"** کے نام سے لکھا۔

[11] منہج الشیخ الالبانی،لتضعیف بعض الاحادیث فی الصحیحین۔

**Manhajul Sheikh Al Albani Litazeefy Bazil Ahadith Fe sahihyn**

[12]بیان اوھام الالبانی فی تحقیقہ لکتاب فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

**Bayano aohamil Albaniye fe tehqeeqhi li Kitabih fazli Silaty alal Nabiyye**

[13]انوار المصابیح علی ظلمات الالبانی فی صلاۃ التراویح-

**Anwar ul Masabihy ala zulumatul Al Albani fe salatyl tarawih**

[14]التشبیھات علی رسالۃ الالبانی فی الصلاۃ

**Al Tashbihat Ala risalatul Albani fil salat**

[15]تنبیہ القاری لتضعیف ماقواہ الالبانی

**Tanbihul Qari litazeefy ma qawwahul Albani**

[16]انہی ناقدین میں سے ایک عصر حاضر کے مشہور محقق علامہ محمد شعیب ارنؤوط ہیں۔کچھ قبل شیخ ارنؤوط کے معروف شاگرد علامہ ابراہیم زیبق نے ان کے حالات اور علمی خدمات پر ایک کتاب لکھی:"المحدث العلامۃ الشیخ الارنؤوط، سیرتہ فی طلب العلم وجھودہ فی تحقیق التراث"اس کتاب میں علامہ البانیؒ پر تنقیدات کو مابین الشیخین شعیب الارنؤوط ومحمد ناصر الدین الالبانیؒ **Ma binashaikhyn Shuaib al Arnawoot Wa Muhammad Nasir u din Al Albani**

کے عنوان سے الگ باب میں لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کےایک حصہ میں علامہ البانیؒ کی تحقیقات کے متعلق ان کی بعض تنقیدی آراء کا تذکرہ ہے ۔

[17]الزیبق،ابراہیم۔المحدث العلامہ الشیخ شعیب الارنؤوط۔سیرتۃ فی طلب العلم وجھودہ فی تحقیق التراث۔بیروت:مکتبہ دار البشائر الاسلامیہ،ج: 1،ص:199

**Al zybaq, Ibrahim-Al muhadith Al Allama Al Sheikh Shoaib al arnaot Seeratoho fe talabil ilmi wa juhodohu fe tahqeeqiturasy beroot: maktaba darul bashayr al Islamia, Vol:1, p:199**

[18]ابن حجر العسقلانی ،احمد بن علی۔ہدایۃ الرواۃ الی تخریج احادیث المصابیح والمشکاۃ ۔القاہرہ:دار ابن القیم،ج:1،ص:105،رقم الحدیث:108

**Ibn e Hajril Asqalani, Ahmad bin Ali-Hadayat r ruwaty ila takhrijy Ahadith l masabihy wal mishqat-Al qahira: daro ibn l qayyemy, Vol:1, P:105, H. No:108**

[19]البانی،محمد ناصر الدین۔صحیح الجامع الصغیر۔بیروت:دار الکتب العلمیہ2012ء،رقم الحدیث71420

**Albani, Muhammad Nasir ul din- sahih l jamye l sagir- beroot: dar ul kutub ul Ilmia 2012 H. No 71420**

[20]القرآن ، التکویر81:8

**Al Quran, Al takweer 81:8**

[21]الزبیق،ابراہیم ۔ المحدث العلامہ الشیخ شعیب الارنؤوط۔سیرتہ فی طلب العلم وجھودہ فی تحقیق التراث۔بیروت:مکتبہ دار البشائر الاسلامیہ، ج:1،ص:200

**Al zybaq, Ibrahim-Al muhadith Al Allama Al Sheikh Shoaib al arnaot Seeratoho fe talabil ilmi wa juhodohu fe tahqeeqiturasy beroot: maktaba darul bashayr al Islamia, Vol:1, p:200**

[22]سجستانی ابو داؤد،سلیمان بن اشعث۔کتاب السنۃ۔دارالسلام،ج:4،ص:582،رقم الحدیث:4717

**Sajistani Abu Daood, Suleiman bin Ashas – Kitaab Al Sunah- darul ssalam, vol:4,p:582, H. No 4717.**

[23]ابن حبان،محمد بن حبان بن احمد بن حبان۔الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان۔بیروت:مؤسسۃ الرسالہ1988ء،رقم الحدیث7480

**Ibn e Hibban. Muhammad bin hibban bin ahmad bin hibban- Al ihsan fe taqreeb sahih ibn e habban- beroot: Maosassatul Risalah1988, H. No 7480**

[24]الطبرانی،سلیمان بن احمد۔ المعجم الکبیر۔ج:10،ص:114،رقم الحدیث:10059

**Al Tabrani, Suleiman bin Ahmad- Al moajim ul Kabeery- vol:10,p:114, H. No 10059**

[25]السیوطی،جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر۔جامع الصغیر۔القاہرہ:دار الحدیث2010،ج:1،ص:625،رقم الحدیث 9659

**Al Seeyooti, Jalaal ul din Abdul rehman bin Abi Bakr- Jamy ul Saghir- Al qahira: Darul Hadith2010, vol:1,p:625, H. No 9659**

[26]المناوی،محمد عبد الرؤف۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر،ج:6،ص:371،

**Al Manawi, Muhammad Abul Raoof- Fyzul Qadeer Sharhul Jamye ul sagheer, vol:6,p:371**

[27]النسائی ،احمد بن شعیب۔ السنن الکبریٰ۔بیروت:دار الکتب العلمیہ1991ء،ج:6،ص:507،رقم الحدیث 11649

**Al Nasai, ahmad bin Shoaib- Al sunanul kubra- beroot: Dar ul Kutub Al ilmi 1991vol:6,p:507, H. No 11649**

[28]الطبرانی،سلیمابن احمد بن ایوب۔ المعجم الکبیر۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ،ج:7،ص:44،رقم الحدیث:15923 من طرق داؤد

**Al Tabrani, Suleiman bin Ahmad bin ayub- Al maojamul kabeer – beroot: Dar ul Kutub Al ilmi, vol:7,p:44, H. No 15923**

[29]ابن عبد البر،یوسف بن عبد اللہ بن محمد۔التمھید لما فی المؤطا من المعانی والاسانید ۔ج:18،ص:120

**Ibn e Abdul barr, yousuf bin Abdullah bin Muhammad Al tamheedo lima fil moatta minal maani wal asanidy, vol:18,p:120,**

[30]ہیثمی،نور الدین۔مجمع الزوائد و منبع الفوائد ۔بیروت: دار لفکر،ج:1،ص:119

**Haisami, Noor ul din- Majma o zawaid wa min baul fawaedy- beroot: dar ul fikr, vol:1,p:119,**

[31]الشیبانی۔احمد بن حنبل ۔تحقیق المسند،ج:25،ص:268

**Al Shaibani-Ahmad bin Hanbal-tahqeequl al musnad, vol:25,p:268**

[32]تعارض:دو حدیثوں کا مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے منافی ہونا اور ان کی منافات کے رفع کےلیے کوئی وجہ نہ مل سکنا

[33]متوقف فیہ:دومتعارض حدیثیں ہیں جو صحت میں برابر ہوں مگر نہ اس میں جمع ممکن ہو ،نہ تقدم و تاخر ثابت ہو اور نہ ہی ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا ممکن ہو تو جب تک ان حدیثوں میں سے کسی ایک کی کوئی صورت ظاہر نہ ہو تو توقف کیا جائے گا اور کسی پر بھی عمل نہیں کیا جائیگا اور وہ احادیث متوقف فیہ کہلائیں گی۔نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر لابن حجر العسقلانی،ص؛62

[34]البانی،محمد ناصر الدین ۔سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ وشیئ من فقھھا وفوائدھا،ج:1،ص:460

**Albani, Muhammad Nasir ul din Silsila tul Ahadith Al sahiha Wa shai min fiqhiha wa fawaydiha, vol:1,p:460**

[35]ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی۔ہدایۃ الرواۃ الی تخریج احادیث المصابیح والمشکاۃ۔تحقیق البانی،تعلیق حدیث:108،ج:1،ص:106

**Ibn e Hajr Al Asqalani, Ahmad bin Ali- Hadaya tul ruwaty Ila takhrijy Ahadith l masabihy Wal mushqaty Tehqeequl Albani Taaleeq hadith, Taleeq Hadith:108,vol:1,p:106**

[36]الصنعانی، محمد بن اسماعیل ۔التنویر شرح الجامع الصغیر،ج:11،ص:53
**Al Sanaani, Muhammad bin ismail- al tanveer Sherhil jamye al saghir, vol:11,p:53**
[37]البیضاوی،ناصر الدین۔تحفۃ الابرار شرح مصابیح السنۃ،ج:1،ص:110
**Al baizavi, Nasir ul din tohfatul abrare sharh e masabih e Sunnah, vol:1,p:110**
[38]ابن الملک الرومی،محمد بن عبد اللطیف بن عبد العزیز الکرمانی،شرح مصابیح السنۃ،ج:1،ص:129
**Ibn ul malik al roomi, Muhammad bin abdul latif bin abdil aziz al kirmani, sharhu masabih al Sunnah, vol:1,p:129**
[39]الکوفی،حسین بن محمود الزیدانی۔المفاتیح فی شرح المصابیح،ج:1،ص:228
**Al koofi, Hussain bin Mehmood al zaidani- Al mafatiho fe sharhil masabih, vol:1,p:228**
[40]ابن قیم الجوزی،حافظ شمس الدین۔طریق الھجرتین وباب السعادتین ،ج:2،ص:387
**Ibn o qayyam al jaozi, hafiz shams ul din- tareeq ul hijratyni wa babul saadatain, vol:2,p:387**
[41]بخاری،صحیح بخاری،کتاب الجنائز ،باب ما قیل فی اولاد المشرکین، رقم الحدیث:1384
**Bukhari, sahih bukhari, kitabul janaiz, babu maqeela fe awladil mushrikeen, H. No 1384**
[42]مسند امام احمد بن حنبل،ج12،ص:322،رقم الحدیث13243،(اسنادہ ضعیف لجھالۃ محمد بن عثمان)۔مجمع الزوائد و منبع الفوائد۔کتاب القدر،باب ماجاء فی الاطفال ،رقم :11940۔مسند احمد بن حنبل ،ج:12،ص:322،رقم :13243،''اسنادہ ضعیف لجھالۃ محمد بن عثمان''، یہ قول بھی مرجوح ہے اور سند میں انقطاع ہے۔
**Musnad Imam ahmad bin hanbal vol:12,p:322, H. No 13243**
[43]الموصلی،احمد بن علی المثنیٰ۔مسند ابی یعلیٰ،رقم الحدیث:4102،4101،من طریق عبد العزیز بن ابی سلمۃ واسنادہ ضعیف تضعف یزید ،ھو ابن ابان الرقاشی،"فھم خدام اھل الجنۃ" کے بارے میں ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں "ولااصل لھذا القول "یہ من گھڑت بات ہے۔(مجموع الفتاویٰ، ج:4،ص:297)
**Al moosili , Ahmad bin Ali al musanna- musnad abi yala, H. No 4101,4102**
[44]ابن قیم الجوزی،شمس الدین۔طریق الھجرتین وباب السعادتین،ج:1،ص:521
**Ibn e Qayyim al jaozi sham sul din- Tareeq al hijratain wa bab ul saadatyn, vol:1,p:521**
[45]ابن قیم الجوزی،شمس الدین۔تہذیب السنن، ج:7،ص:87
**Ibn e Qayyim al jaozi, Sham ul din- Tehzeeb ul sunany, vol:7,p:87**
[46]ابن قیم الجوزی،شمس الدین۔ طریق الھجرتین وباب السعادتین،ص:519
**Ibn e Qayyim al jaozi sham sul din- Tareeq al hijratain wa bab ul saadatyn, p:519**
[47]ابن حجر العسقلانی،احمد بن علی۔فتح الباری شرح صحیح البخاری،ج:3،ص:313
**Ibn e Hajr Al Asqalani, Ahmad bin ali- fat hul bari sharho sahih ul bukhari, Vol:3, P:313**